

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یونین کی ان لڑکیوں اور عورتوں نے جو سرہیا کے وحشی اور ظالم فوجیوں کی جنسی ہوس کا نشانہ بن چکی ہیں اور اس کے نتیجے میں وہ حاملہ ہو چکی ہیں۔ انہوں نے اس حرام حمل کے بارے میں دریافت کیا ہے ظاہر ہے کہ یہ حمل ان کی مرضی کے خلاف اور زبردستی کے ذریعے قرار پایا ہے۔ وہ جانتا چاہتی ہیں کہ وہ اس حرام حمل کا کیا کریں؟ کیا وہ اس کا اسقاط کرا سکتی ہیں؟ اگر نہیں کرا سکتی ہیں تو ولادت کے بعد یہ بچہ مسلم کھلانے کا کیا کافر؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہی سوال مجھ سے امریٹیکہ کی ان مسلم خواتین نے کیا تھا جو امریٹیکہ کی تحریک آزادی کے دوران عیسائی فوجیوں کی جنسی ہوس کا نشانہ بن چکی تھیں اور اس سے قبل ایسا ہی سوال ان مسلم خواتین نے کیا تھا جو بغیر کسی قصور کے جیلوں میں بند ہیں اور ان جیل وقتاً فوقتاً ان سے اپنی جنسی پیاس بجھاتے بستے ہیں ان سب کا سوال یہ تھا کہ اس زور زدستی کے نتیجے میں جو بچہ ان کے پیٹ میں ہل رہا ہے وہ اس کا کیا کریں؟

اس سوال کے جواب میں میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ زور زدستی کے ذریعے جنسی ہوس کا نشانہ بن جانے والی لڑکیاں اور عورتیں بے قصور اور بے گناہ ہیں یہ گناہ ان کی مرضی سے نہیں ہوا ہے۔ اللہ کا قانون حق و انصاف پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو نسا سے زیادہ بھیانک جرم شرک کو بھی درگزر کر دیتا ہے اگر کسی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف شرک پر مجبور کیا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَكَانَ مُطِيعًا ۗ وَإِلَيْنَ ... ۱۰۶ ... سوره النحل

"سوائے اس شخص کے جس کے ساتھ زبردستی کی جائے لیکن اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔"

بلکہ اضطراری حالت اور مجبوری میں حرام چیزیں بھی حلال ہو جاتی ہیں:

فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ... ۱۷۳ ... سوره البقرہ

"ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھالے بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بلاشبہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"إِنَّ اللَّهَ شَفِيعٌ عَنِ امْتِنِ وَأَخْطَا وَالْقِسْيَانِ وَنَا سِخْرٍ بِنَاغِيَةٍ"

"اللہ تعالیٰ نے میری امت کی بھول چوک اور اس گناہ کو معاف فرمایا ہے جو زبردستی کے ذریعہ کرایا جائے۔"

ان لڑکیوں اور عورتوں کا صرف اتنا قصور ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور صرف اسی بنا پر انہیں بے عزت کیا گیا ہے اور وہ جنسی استحصال کا شکار ہوئی ہیں ان شاء اللہ وہ اس ظلم و بربریت کے عوض میں اللہ کے یہاں اجر و ثواب کی مستحق ہوں گی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"ما يسيب المسلم من نيب، ولا وصب، ولا جبن، ولا ذم، ولا غم، حتى اشكره يثاب له الا كفر الله به من تطايه" (بخاری)

"مسلم کو جو بھی مصیبت، تکلیف، غم اور پریشانی لاحق ہوتی ہے حتیٰ کہ اگر اس کے کاٹنا بھی چھتا ہے تو اللہ اس کے بدلہ اس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔"

میں مسلم جوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان مظلوم خواتین کو اپنی عصمت میں لے لیں۔ ان سے شادی کر لیں تاکہ ان کے غم و آلام کا کچھ تو امداد ہو سکے۔ کیوں کہ کسی شریف عورت کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا مصیبت ہو سکتی ہے کہ زندہ صفت لوگ اس کی عزت و آبرو کو خاک میں ملا دیں۔ البتہ اس حمل کے اسقاط سے میں مستحق نہیں ہوں۔ میں اس سے پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ استنقر حمل کے بعد اسے ساقط کرنا جائز نہیں ہے۔ خواہ یہ حمل زنا کے نتیجے ہی میں قرار پایا ہو۔ کیوں کہ زنا کے ذریعے وجود میں آنے والا بچہ بھی ایک جیتی جاگتی روح ہے اور اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے کہ وہ زنا کی وجہ سے وجود میں آیا ہے یہی وجہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غامدیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا (وہ صحابیہ جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور اس کا اعتراف بھی کر لیا تھا) کو ان کے اعتراف کے فوراً بعد رحم موت کی سزا نہیں دی تھی بلکہ انہیں حکم دیا کہ پہلے دو بچے کو جنم دے لیں اور دو

سال تک اسے دودھ پلائیں۔ چنانچہ اس کے بعد انھیں رحم کی سزا دی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس بات کا حکم نہیں دیا کہ یہ حرام لطفہ کا بچہ ہے اس لیے اسے ساقط کرادیں اس سلسلے میں میرا فتویٰ یہی ہے۔ البتہ بعض علمائے کرام کسی معقول عذر کی بنا پر چالیس دن سے پہلے پہلے اور بعض علمائے کرام ایک سو بیس دن سے پہلے پہلے اسقاط کی اجازت دیتے ہیں کیوں کہ اس مدت میں حمل میں روح نہیں ہوتی ہے۔

گویا یہ ایک اخلاقی مسئلہ ہے۔ سوال کرنے والی خواتین چاہیں تو اس فقہی اختلاف کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حمل کو چالیس یا ایک سو بیس دن سے قبل اسقاط کر سکتی ہیں۔ اس کے لیے ان کے پاس ایک معقول عذر بھی ہے۔ اور وہ عذر یہ ہے کہ حالت جنگ میں ان کے ساتھ زنا باجبر کیا گیا ہے اور اگر وہ چاہیں تو اس حمل کو ساقط نہ کر انہیں اوبچے کو جہنم دیں۔ کوئی شخص انہیں زبردستی اسقاط پر مجبور نہیں کر سکتا ہے۔ اور جہنم لینے والا بچہ مسلمان ہی کہلائے گا کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"كُلُّ نَوْوَلٍ عَلٰى اَنْفَرٍ" (بخاری)

"ہر بچہ دین فطرت (اسلام) پر جنم لیتا ہے۔"

ولادت کے بعد اس بچے کی تعلیم و تربیت اور نمان و نفقہ کی ذمہ داری مسلم حکومت اور مسلم معاشرہ پر عائد ہوتی ہے۔ یہ بات کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے کہ ایسی مظلوم ماں اور بے سہارا بچہ کو یونہی بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے۔

حدیث ما عنہم والی اللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

طبی مسائل، جلد: 2، صفحہ: 268

محدث فتویٰ